السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومقتیان شرح متین مسائل مندرجہ زیل میں کہ زید حنفی الذہب نے اپنی بیوی ہندہ کوایک مجلس میں بحالت غیض وغضب ومرض بیک زبان تین طلاقیں دے دیں۔ پھر پچھتاوا اورنادم ہواکہ گھر ویران اوبچے دربدر ہوجایئں گے۔ اشد ضرورت میں مفتی اہلحدیث سے فتویٰ طلب کیا۔ چنانچہ مفتی مذکورنے اس کو فتویٰ دیا کہ یہ ایک ہی طلاق واقع ہوئی ہے۔ زید نے رجوع کرلیا۔ اس پر بعض ایسے علماء نے جن کی رائے یہ نہ تھی۔ مفتی اہلحدیث پر انقطاع تعلقات کا فتویٰ دیا۔ اور عوام میں اس امر کو مشہور کیا۔ کہ یہ کافر ہے۔ آیا یہ فتویٰ صحیح ہے۔ کہ اس فتویٰ کی بنا پر مفتی اہلحدیث قابل مقاطعہ اراخراج از مسجد ہے۔ نیز آیا آئمہ حضرات آئمہ مقتقدمین وآئمہ ہدی میں سے بھی کوئی اس کا قائل تھا یا نہیں؟

سوال دوم۔ فروعی مسائل مں اختلاف کی وجہ سے زید وعمر کو مسجد می آنے سے روکتا ہے۔ اورجنازہ وغیرہ میں شرکت سے مانع ہوتا ہے۔ اور لوگوں سے کہتا ہے کہ عمر بکر وغیرہ سے ملنا جلنا اوراس کے ساتھ کھانا پنا حرام ہے۔

فروعی مسائل میں اختلاف کی بنا پر محدثین کرام ار آئمہ دین عظام کے حق میں سخت بے ادبی وہتک آمیز کلمات کہتا ہے۔ لہذا اسے زید کےلئے شرعا کیا حکم ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعض سلف صالحین اور علمائے متقدمین میں سے اس کے بھی قائل ہیں۔ کہ صورت مرقومہ میں ایک ہی طلاق پڑتی ہے۔ اگرچہ آئمہ اربعہ میں سے یہ بعض (1) نہیں ہیں۔ لہذا جس مولوی صاحب نے مفتی اہل حدیث پر جو فتویٰ دیا ہے یہ غلط ہے اور مفتی اہلحدیث پر اس اختلاف کی بناء پر کفر ومقاطعہ واخراج از مسجد کا فتویٰ غیر صحیح ہے۔ بوجہ شدت ضرورت وخوف مفاسد کے اگر طلاق ثلاثہ دینے والا ان بعض علماء کے قول پر عمل کرلے گا۔ جن کے نزدیک اس واقعے مرقومہ میں ایک ہی طلاق واقع ہوتی ہے۔ توخارج مذہب حنفی سے نہ ہوگا۔ کیونکہ فقہاء حنفیہ نے بوجہ شدت ضرورت کے دوسرے امام کے قول پر عمل کرلینے کو جائز لکھا ہے۔

2۔ فروعی مسائل میں اختلاف کی وجہ سے زید کا عمرو کو مسجد میں آنے سے روکنا اور نماز جنازہ وغیرہ میں شرکت سے مانع ہونا ناجائز ہے۔ اوراسی فروعی اختلاف کی وجہ سے بعض علمائے محدثین یا دیگر علماء کی توہین کرنا سخت (گناہ کبیرہ ہے۔ اور توہین کرنے والے زید وغیرہ کےلئے چاہیے کہ بہت جلدی توبہ کرلیں۔ (جبیب المرسلین نائب مفتی مدرسہ لعینیہ دھلی۔

ایک مجلس میں تین طلاق دینے سے تینوں طلاقیں پڑجانے کا مذہب جمہور علماء کا ہے۔ اور آئمہ اربعہ اس پر متفق ہیں۔ اور آئمہ اربعہ (2) کے علاوہ بعض علماء اس کے قائل ضرور ہیں کہ ایک رجعی طلاق ہوتی ہے۔ اور یہ مذہب اہل حدیث نے بھی اختیار کیا ہے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور طاؤس اور عکرمہ اور ابن اسحاق سے منقول ہے۔ پس کسی اہل حدیث کو اس حکم کی وجہ سے کافر کہنا درست نہیں اور نہ وہ قابل مقاطعہ اور نہ مستحق اخراج عن المسجد ہے۔

ہاں حنفی کا اہلحدیث سے فتویٰ حاصل کرنا اوراس پر عمل کرنا تو یہ بااعتبار فتویٰ ناجائز تھا۔ لیکن اگر وہ بھی مجبوری اور اضطرار کی حالت میں اس کا مرتکب ہوا تو قابل درگزر ہے۔

1۔ مفتی صاحب کو شاید یہ خیال نہیں رہا کہ آئمہ اربعہ میں سے بعض کا قول ایسی طلاق پر واحد رجعی کا بھی ہے مولنا عبدالحئ صاحب لکھنوی حاشیہ شرح وقایہ میں فرماتے ہیں۔ القول الثانی انہ اذا طلق ثلاثا تقع واحدة رجعية وہذا ہو المنقول عن بعض الصحابہ وبہ قال داؤد الظاہري واتباعہ وہو احد القولین لمالک وولبعض اصحاب احمد (ص ٦٧ جلد ثانی حاشیہ شرح وقایہ) مطلب یہ ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے دو قولوں میں سے ایک قول ہی ہے کہ تین طلاق بیک وقت دی جایئں وہ دراصل شمار میں ایک ہی ہوگی اور عدت کے اندر رجوع ہوسکتا ہے۔ بلکہ اور آئمہ کا بھی یہی قول ہے جیسا کہ پہلے گزرچکا ہے۔

2۔ آئمہ اربعہ میں سے امام مالک کا بھی ایک قول ہے کہ طلاق رجعی پڑتی ہے۔ جیسا کہ مولانا عبدالحئ صاحب لکھنوی نے اختلاف آئمہ شرح وقایہ ص 67 ج 2 پر زکر فرمایا ہے۔ اور دیگر آئمہ کا بھی یہی فتویٰ ہے۔ جیسے کہ اس میں تفصیل گزر چکی ہے۔ 12۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 257